تقریر

تقریر بابت رمضان المبارک
وقت 5-7 منٹ

ہم رمضان کیسے گزاریں؟

(تقریر نمبر 1)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَیْكُمُ الصِّیَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ (البقرہ:184)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اُسی طرح فرض کر دیئے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

جسم کو مَل مَل کے دھونا یہ تو کچھ مشکل نہیں
دل کو جو دھووے وہی ہے پاک نزدِ کردگار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم، روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 135)

سامعین کرام! رمضان کا رحمتوں اور برکتوں والا مہینہ شروع ہوا چاہتا ہے۔ اس کی مناسبت سے آپ کے سامنے اس لائحۂ عمل کو رکھنا چاہوں گا کہ ہم رمضان کیسے گزاریں؟ آج اس سلسلہ کی یہ پہلی تقریر ہے۔

ایک دفعہ شعبان کے آخری روز آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس میں رمضان کی اہمیت و برکات کا یوں ذکر فرمایا۔

"اے لوگو! تم پر ایک بڑی عظمت والا مہینہ سایہ کرنے والا ہے۔ ہاں! ایک برکتوں والا مہینہ جس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بھی بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے فرض کئے ہیں اور اس کی رات کی عبادت کو نفل ٹھہرایا ہے۔ اس مہینہ میں جو شخص کسی نفلی عبادت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرے تو اسے اس نفل کا ثواب عام دنوں میں فرض ادا کرنے کے برابر ملے گا اور جس نے اس مہینہ میں ایک فرض ادا کیا اسے عام دنوں کے ستّر فرض ادا کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے اور یہ ہمدردی و غمخواری کا مہینہ ہے اور ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھایا جاتا ہے۔ جو شخص اس مہینہ میں روزہ دار کی افطاری کرواتا ہے تو یہ عمل اس کے گناہوں کی معافی کا ذریعہ بن جاتا ہے اور اسے آگ سے آزاد کیا جاتا ہے اور اسے روزہ دار کے اجر کے برابر ثواب ملتا ہے بغیر اس کے کہ روزہ دار کے اجر میں کچھ کمی ہو۔ صحابہؓ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: ہم میں سے ہر ایک کی اتنی توفیق نہیں کہ روزہ دار کی افطاری کا انتظام کر سکے تو آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ افطاری کا یہ ثواب اس شخص کو بھی عطا کرتا ہے جو روزہ دار کو ایک گھونٹ دودھ میں پانی ملا کر دودھ کی کچی لسّی یا کھجور سے یا پانی کے ایک گھونٹ سے ہی روزہ کھلوا دیتا ہے اور جو روزہ دار کو سیر کر کے پیٹ بھر کے کھانا کھلائے گا تو اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض کوثر سے ایسا شربت پلائے گا کہ اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی یہاں تک کہ وہ جنت میں داخل ہو گا۔

اور یہ ایسا مہینہ ہے جس کی ابتداء نزولِ رحمت ہے اور جس کا وسط مغفرت کا وقت ہے اور جس کا آخر کامل اجر پانے یعنی آگ سے آزادی کا زمانہ ہے اور جو شخص اس مہینے میں اپنے مزدور یا خادم سے اس کے کام کا بوجھ ہلکا کرتا ہے اور کم خدمت لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو بھی بخش دے گا اور اُسے آگ سے آزاد کر دے گا"

(مشکوٰۃ کتاب الصوم الفصل الثالث)

سامعین کرام! اِس سلسلہ رمضانُ المبارک سے قبل بطور اپیٹائزر (appetizer) حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور پانچوں خلفائے عظام کے ارشادات، فرمودات اور افاضات آپ سامعین کے سامنے پیش ہیں تا اِن مبارک و مقدّس دنوں کو اِس روحانی مائدہ کے مطابق گزارہ جا سکے۔

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سامعین کرام! حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رمضان المبارک کا مہینہ گزارنے کے متعلق جو راہنمائی فرمائی ہے۔ اس میں چند ارشادات پیش ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں:

1۔ روزے سے تزکیہ نفس ہوتا اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں

”تیسری بات جو اسلام کا رکن ہے وہ روزہ ہے۔ روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں۔ اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالَم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے۔ روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے۔ انسانی فطرت میں ہے جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی طاقتیں بڑھتی ہیں۔ خدا تعالیٰ کا منشاء اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ۔ ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدّ نظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تا کہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزہ سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلّی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نِرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں۔ جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے۔“

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 102)

2۔ نماز اور روزے کا فلسفہ

”روزہ اور نماز ہر دو عبادتیں ہیں۔ روزے کا زور جسم پر ہے اور نماز کا زور روح پر ہے۔ نماز سے ایک سوز و گداز پیدا ہوتا ہے۔ اس واسطے وہ افضل ہے۔ روزے سے کشوف پیدا ہوتے ہیں۔ مگر یہ کیفیت بعض دفعہ جوگیوں میں بھی پیدا ہو سکتی ہے لیکن روحانی گدازش جو دعاؤں سے پیدا ہوتی ہے اس میں کوئی شامل نہیں۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 292-293)

3۔ جسمانی روٹی اور روحانی روٹی کے کام

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان شریف میں بہت عبادت کرتے تھے۔ ان ایّام میں کھانے پینے کے خیالات سے فارغ ہو کر اور ان ضرورتوں سے انقطاع کر کے تبتّل الی اللہ حاصل کرنا چاہئے۔ بدنصیب ہے وہ شخص جس کو جسمانی روٹی ملی مگر اس نے روحانی روٹی کی پرواہ نہیں کی۔ جسمانی روٹی سے جسم کو قوّت ملتی ہے ایسا ہی روحانی روٹی روح کو قائم رکھتی ہے اور اس سے روحانی قویٰ تیز ہوتے ہیں۔ خدا سے فیضیاب ہونا چاہو کہ تمام دروازے اس کی توفیق سے کھلتے ہیں۔“

(تقاریر جلسہ سالانہ 1906ء صفحہ 20)

4۔ روزے دار حمدِ الٰہی، تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں

”ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدّ نظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تا کہ تبتّل اور انقطاع حاصل ہو۔ پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلّی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نِرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے۔ اُنہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا اُنہیں مل جاوے۔“

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 102)

5۔ روزہ رکھنا اور والدین کی خدمت کرنا

”حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں۔ ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گزر گیا پر اس کے گناہ نہ بخشے گئے اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گزر گئے اور اس کے گناہ بخشے نہ گئے۔ والدین کے سایہ میں جب بچہ ہوتا ہے تو اس کے تمام ہمّ و غم والدین اُٹھاتے ہیں جب انسان خود دُنیوی امور میں پڑتا ہے تب انسان کو والدین کی قدر معلوم ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں والدہ کو مقدم رکھا ہے کیونکہ والدہ بچہ کے واسطے بہت دکھ اُٹھاتی ہے کیسی ہی متعدّی بیماری بچہ کو ہو چیچک ہو، ہیضہ ہو، طاعون ہو ماں اس کو چھوڑ نہیں سکتی...ماں سب تکالیف میں بچہ کے شریک ہوتی ہے، یہ طبعی محبت ہے جس کے ساتھ کوئی دوسری محبت مقابلہ نہیں کر سکتی۔“

(فتاویٰ حضرت مسیح موعودؑ صفحہ 146-147)

6۔ خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا

”اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو وہ دوسری اُمتوں کی طرح اس اُمّت میں کوئی قید نہ رکھتا۔ مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باریٔ تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا“

(ملفوظات جلد4 صفحہ 259)

7۔ ایک اہم دعا

”میرے نزدیک خوب ہے کہ (انسان) دعا کرے کہ الٰہی! یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور مَیں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ رہوں یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا طاقت بخش دے گا...میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینے میں تو مجھے محروم نہ رکھ تو خدا اسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہو جاوے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیّت پر ہے۔ مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کر دے۔ جو شخص کہ روزے سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیّت دردِ دل سے تھی کہ کاش! مَیں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کے لئے گریاں ہے تو فرشتے اس کے لئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جُو نہ ہو تو خدا تعالیٰ ہرگز اسے ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔“

(ملفوظات جلد2 صفحہ 563-564)

8۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے

”اے وے تمام لوگو! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو خود تقویٰ سے خالی ہے۔ ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہو گی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہو گا۔“

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد19 صفحہ 15)

9۔ زندہ خدا

”اے سُننے والو سُنو! ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سُنتا ہے جیسا کہ پہلے سُنتا تھا۔“

(رسالہ الوصیت روحانی خزائن جلد20 صفحہ 309)

10۔ دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو

”اپنے دلوں کو ہر دم ٹٹولتے رہو اور جیسے پان کھانے والا اپنے پانوں کو پھیرتا رہتا ہے اور ردّی ٹکڑے کو کاٹتا ہے اور باہر پھینکتا ہے۔ اسی طرح تم بھی اپنے دلوں کے مخفی خیالات اور مخفی عادات اور مخفی جذبات اور مخفی ملکات کو اپنی نظر کے سامنے پھیرتے رہو اور جس خیال یا عادت یا ملکہ کو ردّی پاؤ اس کو کاٹ کر باہر پھینکو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہارے سارے دل کو ناپاک کر دے اور پھر تم کاٹے جاؤ“

(روحانی خزائن جلد2 صفحہ 547-548)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ

سامعین کرام! اب خاکسار حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے بعض ارشادات آپ کے سامنے رکھتا ہے۔ حضورؓ فرماتے ہیں:

1۔ انسان متقی بنا سیکھے

”غرض روزہ جو رکھا جاتا ہے تو اس لئے کہ انسان متقی بنا سیکھے۔ ہمارے امام فرمایا کرتے ہیں کہ بڑا ہی بدقسمت ہے وہ انسان جس نے رمضان تو پایا مگر اپنے اندر کوئی تغیّر نہ پایا۔ پانچ سات روزے باقی رہ گئے ہیں۔ ان میں بہت کوشش کرو اور بڑی دعائیں مانگو۔ بہت توجہ الی اللہ کرو اور استغفار اور لاحول کثرت سے پڑھو۔ قرآن مجید سن لو، سمجھ لو، سمجھا لو۔ جتنا ہو سکے صدقہ اور خیرات دے لو اور اپنے بچوں کو بھی تحریک کرتے رہو۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور تمہیں توفیق دے۔ (آمین)“ (خطبات نور صفحہ 265)

2۔ صحابہؓ اور روزہ

"ایک صحابی دن کو روزے رکھتے اور رات کو عبادت کرتے تھے۔ وہ حضرت سلمان فارسیؓ کے دوست بھی تھے۔ ایک دفعہ سلمانؓ ان کے گھر تشریف لے گئے تو ان کی بیوی کا لباس خراب تھا۔ انہوں نے ان کی بیوی سے پوچھا کہ بھاوج صاحبہ! آپ کی ایسی حالت کیوں ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میرے کپڑوں کی حالت کیوں کر اچھی ہو۔ تمہارے بھائی کو تو بیوی سے کچھ غرض ہی نہیں۔ وہ تو دن بھر روزے اور رات کو عبادت میں مشغول رہتے ہیں۔ حضرت سلمانؓ نے کھانا منگوایا اور اس دوست کو کہا کہ آؤ کھاؤ۔ انہوں نے جواب دیا کہ مَیں تو روزہ دار ہوں۔ تو حضرت سلمانؓ نے ناراضگی ظاہر کی۔ تو مجبوراً اُس صحابی نے آپ کے ساتھ کھانا کھالیا۔ پھر حضرت سلمانؓ نے جب رات ہوئی تو چارپائی منگوا کر ان کو کہا کہ سو جاؤ۔ انہوں نے اس سے انکار کیا اور کہا کہ مَیں رات کو عبادت کیا کرتا ہوں۔ تو پھر حضرت سلمانؓ نے ان کو زبردستی سلا دیا۔ صحابہ ایسے نہ تھے کہ اِذَا جَآءَهُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ (النساء: 83) جب کوئی امن وخوف کی بات ہوتی تو اسے پھیلا دیتے تھے۔ تم میں سے اکثر ایسے ہیں جو بات سنی تو فوراً اُس کو پھیلا دیتے ہیں۔ آخر ان کا معاملہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش ہوا تو آپ نے اس صحابی کو فرمایا کہ تمہارے متعلق ہمیں یہ بات پہنچی ہے۔ تو انہوں نے یہ عرض کیا کہ بات تو جیسے حضور کو کسی نے پہنچائی ہے وہ صحیح ہے۔ تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو فرمایا۔ اِنَّ لِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَّلِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا۔ یہ بھی فرمایا۔ وَلِعَيْنَيْكَ عَلَيْكَ حَقًّا (بخاری کتاب الصوم) تیرے پر نفس کے بھی حقوق ہیں۔ تیری بیوی کے بھی حقوق ہیں۔ اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اس کی مراد اس سے یہ تھی کہ مَیں تو خوب مضبوط ہوں۔ آپ مجھے کچھ تو اجازت دیں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا ایک مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو (چاند کی 13۔14۔15)۔ اس نے پھر کہا۔ یا رسول اللہ! مطلب یہ تھا کہ مَیں بہت طاقتور ہوں۔ آپ مجھے اور زیادہ اجازت دیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اچھا دو دن افطار کر کے ایک دن روزہ رکھ لیا کرو۔ اس نے پھر عرض کیا۔ یا رسول اللہ! تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اچھا سب سے بڑھ کر تو صوم داؤدی تھا (بخاری کتاب الانبیاء فی ذکر داؤد علیہ السلام)۔ تم ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کر لیا کرو۔ پھر کہا یا رسول اللہ! مطلب یہ تھا کہ مجھے قرآن کریم کے روزانہ ختم کرنے کی تو اجازت فرما دیں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہفتے میں ایک ختم کر لیا کرو۔ تو اس نے پھر عرض کیا یا رسول اللہ! تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اچھا قرآن کریم کا ختم تین دن میں کر لیا کرو۔ اس سے جلدی کی بالکل اجازت نہیں۔

جب وہ بوڑھے ہوگئے تو پھر ان کو اس سے تکلیف ہوئی اور اب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو فوت ہوگئے ہوئے تھے۔ اب لگے رونے اور پچھتانے کہ مَیں نے نبی کریم کی اجازت کو اس وقت کیوں نہ مانا۔ جب ایسے ایسے صحابہ کو رضامندی کا پتہ نہیں لگ سکا تو تم کو کیونکر لگ سکتا ہے؟"

(خطبات نور 638-639)

3۔ سوءِ ظنیوں سے بچو

"نصیحت کے طور پر کہتا ہوں کہ اکثر سوءِ ظنیوں سے بچو۔ اس سے سخن چینی اور عیب جوئی کی عادت بڑھتی ہے۔ اسی واسطے اللہ کریم فرماتا ہے وَلَا تَجَسَّسُوا۔ تجسّس نہ کرو۔ تجسّس کی عادت بدظنّی سے پیدا ہوتی ہے... اور پھر تجسّس سے غیبت پیدا ہوتی ہے۔ جیسے فرمایا اللہ کریم نے وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا۔ غرض خوب یاد رکھو کہ سوءِ ظن سے تجسّس اور تجسّس سے غیبت کی عادت شروع ہوتی ہے اور چونکہ آجکل ماہِ رمضان ہے اور تم لوگوں میں سے بہتوں کے روزے ہوں گے اس لئے یہ بات مَیں نے روزہ پر بیان کی ہے اگر ایک شخص روزہ بھی رکھتا ہے اور غیبت بھی کرتا ہے اور تجسّس اور نکتہ چینیوں میں مشغول رہتا ہے تو وہ اپنے مُردہ بھائی کا گوشت کھاتا ہے جیسے فرمایا اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ۔ اب جو غیبت کرتا ہے وہ روزہ کیا رکھتا ہے وہ تو گوشت کے کباب کھاتا ہے اور کباب بھی اپنے مُردہ بھائی کے گوشت کے۔ اور یہ بالکل سچی بات ہے کہ غیبت کرنے والا حقیقت میں ہی ایسا بد آدمی ہوتا ہے وہ اپنے مُردہ بھائی کے کباب کھاتا ہے۔"

(خطبات نور صفحہ 257)

4۔ تقویٰ سیکھنے اور قربِ الٰہی حاصل کرنے کا ذریعہ

"روزہ جیسے تقویٰ سیکھنے کا ایک ذریعہ ہے ویسے ہی قربِ الٰہی حاصل کرنے کا بھی ذریعہ ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ماہِ رمضان کا ذکر فرماتے ہوئے ساتھ ہی یہ بھی بیان کیا ہے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ (البقرہ: 187) یہ ماہِ رمضان کی ہی شان میں فرمایا گیا ہے اور اس سے اس ماہ کی عظمت اور سرِّ الٰہی کا پتہ لگتا ہے کہ اگر وہ اس ماہ میں دعائیں مانگیں تو مَیں قبول کروں گا۔ لیکن ان کو چاہیئے کہ میری باتوں کو قبول کریں

اور مجھے مانیں۔ انسان جس قدر خدا کی باتیں ماننے میں قوی ہوتا ہے خدا بھی ویسے ہی اس کی باتیں مانتا ہے۔ لَعَلَّهُمۡ يَرۡشُدُوۡنَ سے **معلوم ہوتا ہے کہ اس ماہ کو رُشد سے بھی خاص تعلق ہے** اور اس کا ذریعہ خدا پر ایمان، اس کے احکام کی اتباع اور دعا کو قرار دیا ہے اور بھی باتیں ہیں جن سے قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔"

(خطباتِ نور صفحہ 146۔147)

5۔ رمضان کی غرض

"رمضان شریف تو اِس واسطے ہوتا ہے کہ لوگ بھوک پیاس کی برداشت کریں اور صابر بننے کی مشق کریں۔ مگر ہمارے مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ رمضان میں اُلٹے اُن کے خرچ پہلے سے دگنے چوگنے بڑھ جاتے ہیں۔"

(ارشاداتِ نور جلد دوم صفحہ 457)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ

سامعین کرام! اب خاکسار حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے بعض ارشادات آپ کے سامنے رکھتا ہے۔ حضورؓ فرماتے ہیں:

1۔ تہجد نفس کی اصلاح کے لئے ضروری ہے

"رمضان کے دنوں میں انسان سحری کے لئے اٹھتا ہے اور اس طرح عبادت کا موقع ملتا ہے اور اس وقت تہجد پڑھتا ہے اور **تہجد نفس کی اصلاح کے لئے ضروری ہے۔** اگرچہ رمضان میں اٹھتا تو کھانا کھانے کے لئے ہے لیکن اس کو شرم آجاتی ہے کہ جب اٹھا ہوں اور وقت بھی ہے تو کیوں تہجد نہ پڑھوں اور جب پڑھتا ہے تو اسے روحانیت حاصل ہوتی ہے کیونکہ **تہجد نفسانیت کے توڑنے اور اس کی اصلاح کے لئے ضروری ہے۔** جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيۡلِ هِيَ اَشَدُّ وَطۡاً (المزمل:7) رات کا اٹھنا بہت سخت ہے اور نفس کے کچلنے اور اصلاح کرنے کے لئے بڑا ہتھیار ہے پس جب انسان کھانا کھانے کے لئے اٹھتا ہے تو تہجد بھی پڑھتا ہے جو "اَشَدُّ وَطۡاً" ہے اور نفس کی اصلاح کے لئے ہتھیار ہے اور یہ ایک مہینہ کی مشق سارے سال میں کام آتی ہے۔ جیسا کہ پہاڑ پر ایک دو مہینہ رہنا باقی سال کے لئے مفید ہوتا ہے۔ یا کمزوری صحت کو دور کر دیتا ہے اور اس ایک مہینہ میں جسم کو بہت فائدہ پہنچ جاتا ہے۔ اسی طرح رمضان میں ایک مہینہ تہجد پڑھنا مفید ہو جاتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ 19 مئی 1922ء)

2۔ رمضان کو قبولیت دعا سے خاص تعلق بھی ہے

"**رمضان کے دنوں میں دعائیں خاص طور پر قبول ہوتی ہیں۔** ایک تو تہجد کے ذریعہ عبادت زیادہ کرنے کا موقع ملتا ہے اور تسبیح اور تہجد زیادہ کی جاتی ہے علاوہ اس کے زیادہ دعاؤں کا موقع ملتا ہے اور **رمضان کو قبولیت دعا سے خاص تعلق بھی ہے۔** جیسا کہ خدا تعالیٰ رمضان کے ذکر کے ساتھ فرماتا ہے وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيۡ عَنِّيۡ فَاِنِّيۡ اُجِيۡبُ دَعۡوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (البقرہ:187) میرے بندے جب میرے بارے میں سوال کریں تو ان سے کہو کہ مَیں قریب ہوں اور پکارنے والے کی دعا سنتا ہوں۔ چونکہ ان دنوں تمام عالم اسلامی دعاؤں میں مصروف ہوتا ہے۔ اس لیے دعائیں زیادہ سنی جاتی ہیں۔ کیونکہ قاعدہ ہے کہ جس کام کو زیادہ لوگ مل کر کریں وہ عمدگی اور اچھی طرح ہو جاتا ہے۔ پس ایک تو روزوں میں عبادت زیادہ کی جاتی ہے۔ دوسرے دعائیں زیادہ قبول ہوتی ہیں اور اس سے روحانیت کے سلسلہ میں ترقی ہوتی ہے۔"

(خطبہ جمعہ 19 مئی 1922ء)

3۔ رحیم و کریم ہستی سے تعلق پیدا کرنا کوئی مشکل امر نہیں

"رمضان کا مہینہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص برکات اور خاص رحمتیں لے کر آتا ہے۔ یوں تو اللہ تعالیٰ کے انعام اور احسان کے دروازے ہر وقت ہی کھلے رہتے ہیں اور انسان جب چاہے ان سے حصہ لے سکتا ہے صرف مانگنے کی دیر ہوتی ہے ورنہ اس کی طرف سے دینے میں دیر نہیں لگتی کیونکہ خدا تعالیٰ اپنے بندہ کو کبھی نہیں چھوڑتا۔ ہاں بندہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر بعض دفعہ دوسروں کے دروازہ پر چلا جاتا ہے... سو اس رحیم و کریم ہستی سے **تعلق پیدا کرنا کوئی مشکل امر نہیں۔** ہر گھڑی رمضان کی گھڑی ہو سکتی ہے اور ہر لحہ قبولیت دعا کا لحہ بن سکتا ہے۔ اگر دیر ہوتی ہے تو بندہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ لیکن یہ بھی اس کے احسانات میں سے ہی ہے کہ اُس نے رمضان کا ایک مہینہ مقرر کر دیا تا کہ وہ لوگ جو خود نہیں اٹھ سکتے ان کو ایک نظام کے ماتحت اٹھنے کی عادت ہو جائے اور ان کی غفلتیں اُن کی ہلاکت کا موجب نہ ہوں۔"

(تفسیر کبیر جلد دوم صفحہ 382 تا 383)

4۔ سحری اور افطاری میں اعتدال

”اسی طرح افطاری میں تنوّع اور سحری میں تکلّفات بھی نہیں ہونے چاہئیں اور یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ سارا دن بھوکے رہے ہیں اب پُرخوری کرلیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابہ کرامؓ افطاری کے لئے کوئی تکلّفات نہ کرتے تھے۔ کوئی کھجور سے، کوئی نمک سے، بعض پانی سے اور بعض روٹی سے افطار کرلیتے تھے۔ ہمارے لئے بھی ضروری ہے کہ ہم اس طریق کو پھر جاری کریں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کے نمونہ کو زندہ کریں۔“

(تفسیر کبیر سورۃ البقرہ زیر آیت 186)

5۔ پاک چیزیں کھانے سے پاک جسم تیار ہوتا ہے

”رمضان میں چونکہ جسم عبادت سے تیار ہوگا اس لئے جو اعمال صادر ہوں گے وہ بھی مطہّر اور پاک ہوں گے پہلے تو جسم سے روح بنتی تھی مگر اب روح سے جسم تیار ہوتا ہے جو بقیہ گیارہ مہینہ کام آتا ہے در حقیقت ایسا انسان اس حد میں آجاتا ہے جس کا کھانا پینا خدا کے حکم سے ہوتا ہے اس کی شہوت بھی جو جسم کا حصہ ہے عبادت بن جاتی ہے اس کا کھانا پینا بھی عبادت ہو جاتا ہے۔ اس وقت اس کا جسم عبادت سے تیار ہوتا ہے اور اس جسم سے عبادت ہی صادر ہوگی۔ جیسا کہ کہا گیا ہے۔

گندم از گندم بروید جو ز جو

یہ خاص طریق روزے سے تقویٰ حاصل کرنے کا ہے۔“

(خطبہ جمعہ 19ء مئی 1922ء)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ

سامعین کرام! اب خاکسار حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے بعض ارشادات آپ کے سامنے رکھتا ہے۔ حضورؒ فرماتے ہیں:

1۔ رمضان کا مہینہ پانچ بنیادی عبادتوں کا مجموعہ ہے

”رمضان کا مہینہ پانچ بنیادی عبادتوں کا مجموعہ ہے۔ پہلے تو روزہ ہے دوسرے نماز کی پابندی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ پھر قیام اللیل یعنی رات کے نوافل پڑھے جاتے ہیں۔ تیسرے قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت ہے۔ چوتھے سخاوت اور پانچویں آفات نفس سے بچنا ہے ان پانچ بنیادی عبادات کا مجموعہ عبادات ماہ رمضان کہلاتی ہیں۔ جہاں تک روزہ کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ حکم دیا اَلصِّیَامُ جُنَّۃٌ یعنی روزہ گناہوں سے بچاتا اور عذابِ الٰہی سے محفوظ رکھتا ہے۔ انسان کی روحانی سیر کی ابتدا گناہوں سے بچنے سے شروع ہوتی ہے اور اس سیر روحانی کی انتہا اللہ تعالیٰ کے غضب سے بچتے ہوئے اس کی رضا کی جنتوں میں داخل ہونے پر ختم ہوتی ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 7/ نومبر 1969ء)

2۔ رحمت کی تسکین بخش بارش

”اللہ تعالیٰ کا ایک مومن بندہ رمضان کے مہینے میں جنونی شکاری کی طرح بھوک اور پیاس اور دوسری تکالیف کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے جس مطلوب کی تلاش میں نکلتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی بارش ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ اس رحمت کی بارش کے بغیر میرے دل کی جلن دور نہیں ہوسکتی میرے اندر جو آگ لگی ہوئی ہے وہ بجھ نہیں سکتی جب تک کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کی بارش نازل نہ ہو پس یہ تمام مفہوم لفظِ رمضان کے اندر ہی پایا جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ ایک ایسا مہینہ ہے کہ میرے بندوں کو چاہئے کہ وہ راتوں کے تیروں (دعاؤں) کو تیز کریں اور جنونی شکاری کے جنوں سے بھی زیادہ جنوں رکھتے ہوئے میری رحمت کی تلاش میں نکل پڑیں تب میری رحمت کی تسکین بخش بارش ان پر نازل ہوگی اور میرے قرب کی راہیں ان پر کھولی جائیں گی۔“

(خطبہ جمعہ 24/ دسمبر 1965ء)

3۔ فخر وریاء سے معصوم دعائیں

”اس ماہ میں خاص طور پر دعائیں کرتے رہنا چاہیے۔ یہ بنیادی دعا بھی کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں کبر واباء اور فخر وریاء سے معصوم دعائیں کرنے کی توفیق عطا کرے اوران دعاؤں کو قبول کرے اور دعا کے ذریعہ سے ایک مومن مسلم کو جو نعمتیں ملنے کا وعدہ دیا گیا ہے جس قسم کی دعاؤں کی توفیق عطا کرے اور ہمیں ہمیشہ ایمان کے صراطِ مستقیم پر قائم رکھے اور اپنی رضا کی جنتوں کا ہمیشہ وارث بنائے رکھے۔“ (خطباتِ ناصر جلد 7 صفحہ 160)

4۔ حقیقی عبد بننے کی کوشش

”یہ رمضان کا بابرکت مہینہ ہے جس میں قرآن کریم نازل ہوا۔ یہ مہینہ اور بھی کئی لحاظ سے بڑی برکتوں والا مہینہ ہے۔ اس میں الٰہی برکتوں کے حصول کے سامان پیدا کئے گئے ہیں اس لئے ہم سب کا یہ فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حقیقی عبد بننے کے لیے اور قربِ الٰہی کے حصول کے لیے اس ماہِ رمضان میں زیادہ سے زیادہ کوشش کریں۔“

(خطباتِ ناصر جلد4 صفحہ480)

5۔ اللہ تعالیٰ دوسری نیکیاں کرنے کی بھی توفیق دے گا

”اگر تم ماہ رمضان کی برکات سے پوری طرح فائدہ اٹھانا چاہتے ہو اور اس کے لئے اپنی عمر کو خرچ کرتے ہو تو دیگر برکات کے علاوہ تمہیں ایک یہ برکت بھی حاصل ہو گی کہ تمہیں اللہ تعالیٰ دوسری نیکیاں کرنے کی بھی توفیق دے گا اور اس مہینہ کے بعد جو گیارہ ماہ اَور تمہاری زندگی میں آنے والے ہیں وہ بھی حقیقی معنی میں تم خدا کی راہ پر خرچ کرنے والے ہو گے۔ تو جو شخص رمضان شریف کو نیک نیتی اور اخلاص کے ساتھ گزارتا ہے تو بقیہ سال کے گیارہ مہینوں میں بھی وہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کی توفیق پاتا ہے اور اس طرح اس کی ساری زندگی نیکیوں میں گزرتی ہے اور کہا جا سکتا ہے کہ اس نے اپنی ساری عمر اس مقصد کے لئے گزاری جس کے لئے اسے پیدا کیا گیا تھا۔“

(خطبات ناصر جلد اوّل صفحہ 654- 666)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ

سامعین کرام! اب خاکسار حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے بعض ارشادات آپ کے سامنے رکھتا ہے۔ حضورؒ فرماتے ہیں:

1۔ عبادت کے بغیر زندگی بالکل بے معنی اور بے حقیقت بلکہ باطل ہے

”اپنی اگلی نسلوں کی تربیت کی کوشش کریں۔ ان کو بار بار یہ بتائیں کہ عبادت کے بغیر تمہاری زندگی بالکل بے معنی اور بے حقیقت بلکہ باطل ہے۔ ایک ایسی چیز ہے جو خدا تعالیٰ کے ہاں کسی شمار میں نہیں آئے گی۔ اس لئے جانوروں کی طرح یہیں مر کر مٹی ہو جاؤ گے۔ مگر فرق صرف یہ ہے کہ جانور تو مر کر نجات پا جاتے ہیں تم مرنے کے بعد جزا سزا کے میدان میں حاضر کئے جاؤ گے۔ پس یہ شعور ہے جسے ہمیں اگلی نسلوں میں پیدا کرنا ہے اور رمضان مبارک میں ایک بہت اچھا موقع ہے کیونکہ فضا سازگار ہو جاتی ہے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ17/ جنوری1997ء)

2۔ روزے رکھا کرو صحت اچھی ہو جائے گی

”آنحضرتؐ نے چودہ سو سال پہلے جو بات فرمائی۔ دیکھیں! کیسی صحت کے ساتھ وہ بات فرمائی، کتنی سچی بات فرمائی۔ صُوْمُوْا تَصِحُّوْا روزے رکھا کرو صحت اچھی ہو جائے گی۔ پھر ایک موقع پر فرمایا۔ صبر کے مہینے کے روزے سینے کی گرمی اور کدورت دور کرتے ہیں اور رمضان کا مہینہ صبر کا مہینہ کہلاتا ہے...... سینے کی گرمی میں ایک وہ گرمی بھی ہے جو میں نے بتایا ہے Heart Burns اور اس قسم کی چیزیں لیکن اصل سینے کی گرمی میں روحانی طور پر نقصان دہ جذبات اور اشتعال انگیز باتیں ہیں۔ بعض لوگوں کے سینے کھولتے رہتے ہیں بعض بُری نیتوں کے ساتھ، بعض بدیوں کے ساتھ، کچھ غصوں کے ساتھ تو اوّل معنی وہ ہے جو سینے کی گرمی دور کرنے کا ہے...... جسم کی اندرونی تیزابی گرمی اس کے لیے علاج موجود ہے لیکن یہاں ظاہر ہے کہ مراد سینے کے طیش، سینے کے کھول، غصے کی حالت میں سینے میں جو باتیں ابلتی رہتی ہیں یا نفسانیت کے جوش سے جو سینے میں جذبات کھولتے رہتے ہیں رمضان ان کا بہترین علاج ہے۔“

(خطبات طاہر جلد15 صفحہ76)

3۔ خدا کی رحمت کے چھینٹے

”کبھی کسی اور مہینے میں اس کثرت کے ساتھ خدا کی رحمت کے ایسے چھینٹے نہیں پھینکے جاتے جو دنیا کے ہر کونے میں ہر ملک میں برس رہے ہوں اور جس کسی پر بھی پڑیں اُسے خوش نصیب بنا دیں۔ اس لیے رمضان کو بہت بڑی اہمیت حاصل ہے۔“

(خطبات طاہر جلد7 صفحہ258)

4۔ رمضان شریف تمام عبادتوں کا خلاصہ ہے

”رمضان شریف تمام عبادتوں کا خلاصہ ہے، رمضان شریف تمام عبادتوں کا ارتقاء ہے، رمضان شریف انسان کو اس مقصد کی طرف لے جاتا ہے جس کی خاطر انسان کو پیدا کیا گیا ہے یہ انسان کو بنی نوع انسان کے حقوق ادا کرنے میں بھی درجہ کمال تک پہنچاتا ہے اور اللہ کے حقوق ادا کرنے میں بھی درجہ کمال تک پہنچاتا ہے۔ اس کے باوجود بڑے ہی بد قسمت ہوں گے وہ لوگ جو رمضان کو پائیں اور خالی ہاتھ اُس میں سے نکل جائیں۔ رمضان کی برکتوں میں سے ہو کے نکلیں لیکن یہ پانی ان کو چھوئے اور چکنے گھڑے کی طرح ویسے کے ویسے وہاں سے آگے چلے جائیں۔“

(خطبات طاہر جلد 2 صفحہ 326-327)

5۔ فیصلہ کُن رمضان

”اے احمدی! اِس رمضان کو فیصلہ کُن رمضان بنادو۔ اس الٰہی جہاد کے لئے تیار ہو جاؤ مگر تمہارے لئے کوئی دنیا کا ہتھیار نہیں ہے۔ دنیا کے تیروں کا مقابلہ تم نے دعاؤں کے تیروں سے کرنا ہے۔ یہ لڑائی فیصلہ کُن ہو گی لیکن گلیوں اور بازاروں میں نہیں، صحنوں اور میدانوں میں نہیں بلکہ مسجدوں میں اس لڑائی کا فیصلہ ہونے والا ہے۔ راتوں کو اُٹھ کر اپنی عبادت کے مَیدانوں کو گرم کرو اور اِس زور سے اپنے خدا کے حضور آہ وبکا کرو کہ آسمان پر عرش کے کنگرے بھی ہلنے لگیں۔ ”مَتٰی نَصۡرُ اللّٰہِ“ کا شور بلند کردو۔ خدا کے حضور گریہ وزاری کرتے ہوئے اپنے سینے کے زخم پیش کرو، اپنے چاک گریبان اپنے ربّ کو دکھلاؤ اور کہو کہ اَے خدا!

قوم کے ظلم سے تنگ آ کے مرے پیارے آج
شور محشر ترے کوچہ میں مچایا ہم نے

پس اس زور کا شور مچاؤ اور اس قُوّت کے ساتھ مَتٰی نَصۡرُ اللّٰہِ کی آواز بلند کرو کہ آسمان سے فضل اور رحمت کے دروازے کُھلنے لگیں اور ہر دروازے سے یہ آواز آئے

اَلَاۤ اِنَّ نَصۡرَ اللّٰہِ قَرِیۡبٌ اَلَاۤ اِنَّ نَصۡرَ اللّٰہِ قَرِیۡبٌ اَلَاۤ اِنَّ نَصۡرَ اللّٰہِ قَرِیۡبٌ

سنو سنو! کہ اللہ کی مدد قریب ہے۔ اے سننے والو! سنو کہ خدا کی مدد قریب ہے۔ اے مجھے پکارنے والو! سنو کہ خدا کی مدد قریب ہے اور وہ پہنچنے والی ہے۔“

(خطبات طاہر جلد 2 صفحہ 349)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سامعین کرام! اب خاکسار حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بعض ارشادات آپ کے سامنے رکھتا ہے۔ حضور انور فرماتے ہیں:

1۔ رمضان میں اپنی عبادتوں کو زندہ کریں

”یہ رمضان ہمیں ایک دفعہ پھر موقع دے رہا ہے کہ ہم خدا کے آگے جھکیں جس طرح جھکنے کا حق ہے۔ اُس کی عبادت کریں، جس طرح عبادت کرنے کا حق ہے تو اللہ تعالیٰ ہماری دُعاؤں کا یقیناً جواب دے گا اور یہ عہد کریں کہ آئندہ ہم ان عبادتوں کو ہمیشہ زندہ رکھیں گے۔ اگر یہ ہو جائے تو اِس سے ہم اِنۡ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالیٰ جماعت کی سالوں میں ہونے والی ترقیات کو دِنوں میں واقع ہوتے دیکھیں گے۔ اِس لئے مَیں پھر یہی کہوں گا کہ اپنی عبادتوں کو زندہ کریں۔ دوسروں کے پاس دُعائیں کروانے کی بجائے خود اللہ تعالیٰ کی ذات کی قدرتوں کا تجربہ حاصل کریں۔“

(خطبہ جمعہ 22/ اکتوبر 2004ء)

2۔ رمضان اور تقویٰ

”ایک اَور رمضان کا ہماری زندگیوں میں آنا اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ رمضان اس لئے آتا ہے کہ تم تقویٰ اختیار کرو اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فرمانا کہ اس سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لئے ہی قائم کیا ہے ہم پر بڑی ذمہ داری ڈالتا ہے کہ ہم ہر وقت اپنی حالتوں کے جائزے لیتے رہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو یہ خاص فضل کے دن رکھے ہوئے ہیں ان میں اپنے اندر ایسی تبدیلیاں پیدا کریں اور اپنے تقویٰ کے معیاروں کو ایسا بڑھانے کی کوشش کریں جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے اور پھر رمضان تک ہی محدود نہ رہیں بلکہ اسے اپنی زندگیوں کا حصہ بنالیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔“ (خطبہ جمعہ فرمودہ 2/ جون 2017ء)

3۔روزے اللہ کا قرب پانے کا ذریعہ ہیں

"اللہ تعالیٰ نے یہ مہینہ جو رمضان کا مہینہ ہے، جو روزہ رکھنے کے دن ہیں، ہمیں اس طرف توجہ دلائی کہ ان دنوں میں میری خاطر، میری رضا کے حصول کی خاطر، صرف ناجائز چیزوں سے ہی نہیں بچنا بلکہ کان، آنکھ، زبان، ہاتھ کو تو ایک خاص کوشش سے معمولی سے بھی ناجائز کام سے بچا کر رکھنا ہے۔ اس کو محفوظ رکھنے کے لئے ایک مجاہدہ تو کرنا ہی ہے لیکن جائز چیزوں سے بھی بچنا ہے۔ ایک ایسا جہاد کرنا ہے جس سے تمہارے اندر صبر اور برداشت پیدا ہو اور ڈسپلن پیدا ہو۔ پھر یہ مجاہدہ ایسا ہو گا جو تمہاری روحانی حالتوں کو بہتر کرنے کا ذریعہ بنے گا۔ اللہ کا قُرب دلانے کا ذریعہ بنے گا، دُعاؤں کی قبولیت کا ذریعہ بنے گا...پس یہ روزے اس کا قرب پانے کا ذریعہ ہیں اور دُعاؤں کی قبولیت کا ذریعہ ہیں۔ پس ان دنوں میں ہمارا کام ہے کہ پہلے سے بڑھ کر چلاّ چلاّ کر، گڑگڑا کر اپنے ربّ کو پکاریں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5/ستمبر 2008ء)

4۔تقویٰ سے فیصلہ

"ہمیشہ تقویٰ سے کام لیتے ہوئے روزے رکھنے یا نہ رکھنے کا فیصلہ کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو طاقت رکھتے ہیں، مالی وسعت رکھتے ہیں اگر کسی وجہ سے وہ روزہ نہیں رکھ سکے تو فدیہ دیا کریں۔ اور فدیہ کیا ہے ایک مسکین کو کھانا کھلانا۔ اس کے مطابق جس طرح تم خود کھاتے ہو کیونکہ دوسرے کی عزت نفس کا بھی خیال رکھنے کا حکم ہے۔ اسلئے اچھا کھانا کھلاؤ، یہ نہیں کہ میں روزے رکھتا تو اعلیٰ کھانے کھاتا لیکن تم چونکہ کم حیثیت آدمی ہو اسلئے تمہارے لئے فدیہ کے طور پر یہ بچا کھچا کھانا ہی موجود ہے۔ نہیں۔ یہ نہیں ہے، تمہاری نیکی تو اس وقت ہی نیکی شمار ہو گی جب تم خدا کی رضا کی خاطر یہ کر رہے ہو گے نہ کہ اس غریب پر احسان جتانے کیلئے۔ تو جب تم خدا کی رضا کی خاطر یہ فدیہ دو گے تو ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اس بیماری کی حالت کو صحت میں بدل دے۔ کیونکہ فرمایا کہ تمہارا روزے رکھنا بہر حال تمہارے لئے بہتر ہے۔"

(خطبہ جمعہ 24/اکتوبر 2003ء)

5۔پاک تبدیلیاں پیدا کرنا ہی رحمتوں کا وارث بنائے گا

"اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا کہ روزے کی میں جزا دوں گا تو ویسے بھی ہر عمل کی جزا تو اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے۔ لیکن دوسرے سارے عمل ایسے ہیں جن میں یہ نیکیاں ہیں، جائز باتیں ہیں جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے یا برائیاں ہیں جن سے رکنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ لیکن رمضان میں روزہ رکھ کر ایک مومن ناجائز باتوں سے تو رک ہی رہا ہوتا ہے، بعض جائز باتیں بھی خدا کی خاطر چھوڑ رہا ہوتا ہے اور پھر عام حالات کی نسبت پہلے سے بڑھ کر نیکیاں کر رہا ہوتا ہے۔ نیکیاں کرنے کی توفیق پا رہا ہوتا ہے۔ پھر اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بُرائی کا جواب بھی اللہ کی خاطر نیکی سے دے رہا ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کا اجر بھی بے حساب رکھا ہے یہ سوچ کر کہ تم میری خاطر کچھ عمل کر رہے ہو یا کرو گے تو میں اس کا اجر بے حساب دوں گا۔ ہر بات کا، ہر کام کا، ایک فرض کے ادا کرنے کا 70 گنا ثواب ملتا ہے۔ تو مطلب یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ مومن کے اس فعل سے کہ اس نے اللہ کی خاطر روزہ رکھا اور تمام نیکیاں بجالانے اور برائیوں سے بچنے کی طرف توجہ کی بلکہ بعض جائز باتیں بھی جیسا کہ مَیں نے کہا جو عام حالات میں انسان کر سکتا ہے ان سے بھی اس لئے رکا کہ اللہ کا حکم ہے، اِسی لئے اللہ تعالیٰ اس کی جزا بن گیا۔ پس یہ عبادت بھی خالص ہو کر اُس کے لئے کرنا اور اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنا ہی اُس کی رحمتوں کا وارث بنائے گا اور بے حساب رحمتوں کا وارث بنائے گا اور خالص ہو کر ہم اس کی خاطر یہ کریں گے۔"

(خطبہ جمعہ 7 اکتوبر 2005ء)

(کمپوزڈ: تمثیل احمد)

✡✡✡✡